

روزنامہ آئین پشاور میں شائع شدہ پروفیسر زودگیر اہل علم کے آراء و مضامین

مولانا احمد علی مردانی

(حیات، فن اور ادبی خدمات)

جمع و ترتیب

صدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)

روزنامہ آئین پشاور

Ketabton.com

مولانا احمد علی مردانی (حیات، فن اور ادبی خدمات)

جمع و ترتیب

صدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)
روزنامہ آئین پشاور

روزنامہ آئین پشاور میں شائع شدہ
پروفیسر زود دیگر اہل علم کے آراء و مضامین

احمد علی مردانی

(حیات، فن اور ادبی خدمات)

جمع و ترتیب

صدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)

روزنامہ آئین پشاور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

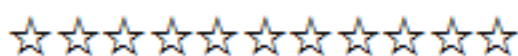
مولانا احمد علی مردانی حیات، فن اور ادبی خدمات

عصر جدید کے شعراء و مشاہیر پاکستانی ادب میں جب علاقائی ادب کا ذکر ہوگا تو وہاں مولانا احمد علی مردانی کا نام ضرور رقم ہوگا۔ آپ کا تعلق ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاؤں خورہ بانڈہ (دربوکلے) سے ہے۔ یہ گاؤں شہر سے تقریباً پانچ کلومیٹر دور شمال کی جانب مردان بورڈ کے قریب واقع ہے۔ مولانا موصوف نے 14 مارچ 1980 کو ایک متوسط مذہبی گھرانہ حضرت علی (مرحوم) کے یہاں آنکھیں کھولی۔ والدین نے فرزند علی نام تجویز کیا۔ اور عصری تعلیم کے حصول کے لیے گورنمنٹ پرائمری سکول خورہ بانڈہ مردان میں داخل کرایا۔ ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد جب مدرسہ میں داخلہ لینے کا وقت آیا تو علاقہ کے معروف عالم دین مولانا متحمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے والدین نے فرزند علی سے نام تبدیل کر کے احمد علی رکھ لیا۔ مولانا موصوف نے 1993 میں درجہ اعدادیہ متوسطہ کے داخلہ کے لیے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کا رخ کیا اور وہاں داخلہ لیا درس نظامی کی کتاب گلستان و بوستان کی تحریرات سے متاثر ہو کر شعر و شاعری کی طرف میلان ہوا درجہ خامسہ میں علم منطق کو منظوم کر کے لکھا اور درجہ خامسہ کی کتاب سلم العلوم کا منظوم پشتو منظوم شرح لکھنا شروع کیا۔ لیکن وہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ اسی دوران اپنے مشفق استاد محترم مشہور شاعر و ادیب مولانا رزین شاہ صاحب استاد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن سے اصلاح لیتا رہا۔ بعد ازاں ماہنامہ البوریہ کراچی کے لیے کئی مضامین لکھتا رہا۔ سن دو ہزار ایک میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے سند فراغت حاصل کی انہی دنوں میں مسائل نماز پر مشتمل ایک منظوم رسالہ

(80 صفحات پر مشتمل) لکھا، پھر چند مہینے مدرسہ اشاعت القرآن بلدیہ میں درس و تدریس (ناظرہ / قاعدہ) سے منسلک رہا اسی دوران جامعہ الرشید کراچی میں صحافت کورس کا آغاز ہوا تو وہاں داخلہ لیا صحافت کورس کی تکمیل کے بعد مولانا منظور احمد چینیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر اُن کے یہاں مدرسہ میں مفتی کورس کی غرض سے داخل ہوئے مگر چینیوٹی کی آب و ہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے تخصیص کی تکمیل نہ کر سکا اور گھر واپسی ہوئی، گاؤں کے ایک دوست مولانا حزب الرحمان صاحب کی خواہش پر ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں وادی نیلاں گاؤں سہوالہ محلہ کنکو میرا میں امامت و خطابت کی غرض سے تشریف لے گئے وہاں پر غائبانہ نماز جنازہ اور اُس کی شرعی حیثیت کے عنوان سے ایک علمی رسالہ لکھا، پھر چند مہینوں بعد مدرسہ امام اعظم ابوحنیفہؒ میں شعبہ تدریس سے منسلک ہوئے اور اسی دوران ایک علمی رسالہ بنام منکرین اجماع و قیاس لکھا چند مہینے بعد تکیہ سکاؤٹ کیمپ مری روڈ آئیٹ آباد میں کیمپ انچارج و اہل علاقہ کی خواہش پر کیمپ کی جامع مسجد کی خطابت و امامت کی ذمہ داری سنبھالی اور یہی دلجمعی کے ساتھ شعبہ تصنیف و تالیف سے منسلک رہا مکتبہ عشرہ مبشرہ لاہور کے مدیر کی خواہش پر سیرت عشرت مبشرہ کتاب لکھی، اسی کتاب کو خوبزیرائی ملی تو ایک اور کتاب سیرت ائمہ اربعہ کے نام سے اُسی انداز کو اپنا کر لکھی پھر ایک اور کتاب حضرت امیر معاویہ کا مختصر تعارف نام لکھ کر اہل قلم سے داد وصول کی۔ اعداد کی دنیا کی منفرد تحقیق کر کے انمول موتی کے نام سے ایک کتاب منظر عام پر لے آئے، اسی انداز کو اپناتے ہوئے انمول جواہر پارے کتاب کو وجود ملا، اسی دوران کئی رسالوں کتابچوں کو وجود ملا، انہی دنوں میں مولانا نے بحیثیت مدیر اعلیٰ سہ ماہی داعی حق آئیٹ آباد مجلہ کی ذمہ داریاں سنبھالی، انہوں دنوں میں مولانا نے قرآن کریم سے شغف رکھنے والوں کے لیے تجوید کو منظوم کر کے لکھا اور یہ پشتو ادب میں پہلا موقع تھا کہ کسی مولانا شاعر ادیب نے تجوید کو منظوم کتابی شکل دیکر شائع کرایا ہو، چونکہ مولانا کو احساس تھا کہ علم النحو کو اسلامی علوم میں ماں کی حیثیت (النحو اُمّ

العلوم) حاصل ہے اس لیے مولانا نے اسی علم کو سہل و آسان تر بنانے کے لیے قواعد النحو کے نام سے ایک منظوم کتابچہ لکھا جس کو پشتو تاریخ و ادب کا پہلا علم النحو کا منظوم کتابچہ کہا جاسکتا ہے، علم الصرف کی اہمیت کی اہل علم واقف ہیں پھر اہل علم کو اُس کی اہم شاخ خاصیت ابواب کی اہمیت کا بھی علم ہے اسی لیے اس کو منظوم شکل دینا موصوف نے ضروری سمجھا اور لب البلباب کے نام ایک منظوم کتابچہ لکھا یہ کتابچہ بھی پشتو ادب کا منفرد تحفہ ہے۔ قرآن کریم سے تعلق رکھنا اور اُس کے معانی سے اپنے آپ کو باخبر رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے مولانا موصوف نے پشتو ادب کو ایک نیا رخ دیا ہے موصوف نے پشتو ادب میں ترجمہ قرآن کی بنیاد رکھ دی اور معدن البیان فی ترجمۃ القرآن سے قرآن کریم کے مخصوص سورتوں کا ایک منفرد منظوم ترجمہ لکھ کر شائع کرایا۔ مالی مشکلات کی بدولت موصوف نے 2015ء کو این ٹی ایس کا ٹیسٹ دیا اور یونین کونسل میرٹ لسٹ میں پہلے نمبر پر آئے اور لیبر کالونی میں بحیثیت پرائمری سکول ٹیچر ذمہ داری سنبھالی، پرائمری سکول میں پڑھاتے ہوئے مولانا موصوف کو احساس ہوا کہ حمد و نعت کی دنیا سے بچوں کو تو خصوصی لگاؤ ہے لیکن ایسے اشعار اُن کو بآسانی میسر نہیں جنہیں وہ بآسانی پڑھ سکیں، اسی لیے موصوف نے حمدیہ و نعتیہ شعر و شاعری کی طرف خصوصی توجہ دی اور قافیہ وردیف کو سہل سے سہل بنانے کی کوشش کی بالآخر 2016ء میں ایک ضخیم مجلد کتاب بنام رنڈا د سحر (صبح کی روشنی) لکھ کر طبع کرایا، اور اسی کتاب کو اسی سال وزارت مذہبی امور کے پشتو نعتیہ کتب میں اول انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا اور موصوف کو ماہِ ربیع الاول میں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام کانفرنس میں سند امتیاز سے نوازا گیا۔ یہ وہ کانفرنس ہے جس کے مہمان خصوصی میاں محمد نواز شریف صاحب تھے اور اس کا انعقاد لاہور کے مشہور PC ہوٹل میں ہوا تھا۔ موصوف نے حمد و نعت لکھنے کا سلسلہ جاری رکھا اور مزید ضخیم مجلد دو کتابیں بنام خکلا د چمن اور د زڑہ سکون نام سے طبع کرائیں۔ وزارت مذہبی امور کے مقابلہ کتب نعت میں موصوف کی دوسری کتاب مسلسل بار دوم اول

انعام کی حقاری ٹھہری اور دوسری بار موصوف نے جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں سابق صدر پاکستان محترم جناب ممنون حسین (مرحوم) سے سند امتیاز وصول کیا۔ موصوف نے حمد و نعت لکھنے کو اپنا مشغلہ بنایا اور سن دو ہزار اٹھارہ میں موصوف نے مزید دو کتابیں بنام حقیقی جانان ﷺ اور عربی جانان ﷺ طبع کرائیں۔ سن دو ہزار انیس میں ایک دفعہ پھر موصوف کی نعتیہ کتاب مقابلہ کتب نعت پشتو میں اول انعام کے لیے نامزد کیا گیا اور ماہ ربیع الاول میں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام کانفرنس میں موصوف کو بار سوم سند امتیاز دیا گیا۔ شاید ہی ملکی تاریخ میں کوئی دوسرا شخص ہو جن کو ان کی نعتیہ کتب کی بدولت تین دفعہ حکومت پاکستان کی طرف سے سند امتیاز دیا گیا ہو۔ موصوف کا ایک غیر مطبوعہ نعتیہ مجموعہ بھی ہے۔ حمد و نعت میں مولانا موصوف کو مولیٰ کریم نے ایک منفرد مقام عطا کیا ہے جو شاید ہی کسی دوسرے ادیب کو ملا ہو۔ آپ کے حمد و نعت کلاموں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے جن میں اشعار کی تعداد تقریباً بیس ہزار کے قریب ہیں۔ نیز موصوف نے سیرت طیبہ پر پشتو زبان میں ایک منفرد کتاب تالیف فرمائی ہے جو اپنی مثال آپ ہے، اردو زبان میں سب سے مختصر سیرت رسول ﷺ لکھنا آپ کی منفرد کاوش ہے، موصوف کل بائیس (22) مطبوعہ کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔ اور آپ کی غیر مطبوعہ کتب کی تعداد 6 چھ ہیں۔



علمی و ادبی خدمات ایک تاثر

پروفیسر ڈاکٹر حنیف خلیل (اسلام آباد)

مولانا احمد علی مردانی نے کم عمری میں بہت زیادہ علمی و ادبی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی خدمات کی پذیرائی بھی مختلف اسناد اور اعزازات کی شکل میں ہوئی ہے۔ درس و تدریس کے شعبہ

سے وابستگی نے اُن کے علمی کام کو مزید نکھار و وقار بخشا ہے۔ عربی زبان و ادب میں سند یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ انہوں نے دینی علوم اور پشتو ادب کا مطالعہ بھی انہماک کے ساتھ کیا ہے اور اپنی اسی علمی و ادبی پس منظر کے ساتھ انہوں نے اُردو اور پشتو میں کئی کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ حمد و نعت کا بیش بہا ذخیرہ مطبوعہ کتب کی شکل میں محفوظ ہے اور شاعری کے دیگر اصناف میں بھی خاطر خواہ کام کیا ہے۔ نثری سرمایہ میں زیادہ دینی و فقہی علوم پر لکھا ہے۔ اسلامی تاریخ، سیرت مقدسہ، خلفاء راشدینؓ، دیگر صحابہ کرامؓ کے بارے میں لکھنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے صرف و نحو بدیع و بیان اور کئی اہم موضوعات و جہات پر بہت خوب لکھا ہے۔ مولانا احمد علی مردانی کا قلم اُردو اور پشتو دونوں زبانوں میں یکساں روانی سے چلتا ہے۔ وہ دینی علوم کے ساتھ سماجی اور معاشرتی مسائل پر بھی لکھتا ہے۔ عربی زبان و ادب کے مطالعہ اور اسلامی تاریخ سے شغف نے اُن کی تحریروں میں علمی سنجیدگی کے عنصر کو نمایاں کر دیا ہے۔ میں ذاتی طور پر اُن کی کاوشوں کو قابلِ قدر سمجھتا ہوں اور مستقبل میں بھی اُردو اور پشتو دونوں زبانوں میں اُن کی علمی و ادبی سفر کے لیے دُعا گو ہوں کہ وہ اس تسلسل کے ساتھ نظم و نثر میں اضافے کرتے رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حال اور قال کا شاعر

پروفیسر کوہر نوید (مردان)

اسلامی موضوعات پر لکھنا ویسے بھی بہت مشکل ہے اور پھر جب بات حمد و نعت کی آجائے تو رب کائنات کی تعریف اور انسان کے ساتھ ان کی اُنس و ادراک کر کے اس کو شعر کا لباس پہنانا ایک مشکل امر بن جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ پیغمبر انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نعت پر طبع آزمائی کرنا بھی بہت توجہ طلب اور حساس معاملہ ہے اس لیے بہت سے شعراء اس معاملے

میں کامیاب ہونے کی بجائے ناکامی کے سزاوار ٹھہرے لیکن مردان کے مولانا احمد علی مردانوی اس معاملے میں خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے مدح خیر المرسلین سید الاولین والآخرین ﷺ میں تمام آداب کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اور بڑے تواتر کے ساتھ پشتو زبان میں نعت جیسی صنف میں طبع آزمائی کر کے اپنے لیے فلاح دارین کا سامان مہیا کیا ہے۔ وہ نہ صرف زبانی کلامی حمد و نعت میں طبع آزمائی کر کے ہر محفل میں داد و تحسین سمیٹے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی قرآن و سنت کے چلتے پھرتے نمونے نظر آتے ہیں اس لیے ان کا کہا ہوا شعر مستند بھی ہے اور پڑھنے اور سننے والے کے دل پر ایک وجد آفرین کیفیت بھی طاری کر دیتا ہے۔ شکل و صورت سے تو وہ نرے مولوی نظر آتے ہیں لیکن مشاعروں میں نعتیہ کلام کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی غزل بھی کہتے ہیں البتہ وہاں بھی فصاحت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور یہی ان کا سب سے بڑا شاعرانہ کمال ہے، ان کے نعتیہ مجموعے اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ انہوں نے زبان سے جو کہا ہے اس پر من و عن عمل بھی کیا ہے، اس لیے میں ان کو حال اور قال کا شاعر گردانتا ہوں، مستقبل کا نقاد اور محقق جب ان کے عشق حقیقی کا جائزہ لے گا تو ان شعر کے ساتھ ان کی شخصیت کو بھی زیر غور لائے گا اور میرے اس دعویٰ کی تصدیق ضرور کرے گا۔

گدڑی میں لعل

کوہِ رحمن گہر مردانوی (معروف استاد، شاعر و ادیب)

یوں تو مردان کی مردم خیز مٹی نے بہت سے مرد میدان جنم دیئے ہیں لیکن اللہ رب ذوالجلال نے بعضوں کو اتنی بازی خصوصیات تفویض کر کے انفرادی حیثیت سے نوازا۔ ان چھپے ہیروں میں ایک نام مولانا احمد علی مردانوی کا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی بصیرت اور دنیاوی علوم سمیت بہت سی خوبیاں عطا کی ہیں۔ موصوف کورنمنٹ پرائمری سکول لیبر کالونی مردان میں بطور مدرس اپنے

فرائض انجام دے رہے ہیں اور درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں، بالخصوص حمد و نعت میں مولانا صاحب کو اعلیٰ ملکہ حاصل ہے، چونکہ رجحان زیادہ تر مذہبی ہے اس لیے میلان طبع کا دینی پس منظر کی طرف رجوع ضروری ہے۔ حضرت سے دو سال پہلے سماجی رابطوں کے ذریعے سناشائی ہوئی تو ایک خوشگوار احساس یہ پیدا ہوا کہ مردان میں فروغ نعت کے لحاظ سے ایک تو انا آواز کی کوچ نے کانوں میں رس گھول کر روحانی خوشی سے سرفراز کیا۔ مولانا احمد علی مردانی صاحب ایک نابغہ روزگار شخصیت کے مالک ہیں شہادۃ العالمیہ کی سند رکھتے ہیں جو ایم اے اسلامیات و عربی کے مساوی ہے۔ اور عصری تعلیم میں ایم اے عربی و بی ایڈ کی ڈگری رکھتے ہیں۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اردو و پشتو ادب کے لیے گویا خود کو وقف کر دیا ہے۔ اب تک مولانا صاحب کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں سیرت محمد رسول اللہ ﷺ (پشتو) انمول جواہر پارے (اردو)، انمول موتی، سیرت عشرہ مبشرہ (اردو)، سیرت ائمہ اربعہ (اردو)، حضرت امیر معاویہ کا مختصر تعارف (اردو) گلستہ تجوید (منظوم پشتو) قواعد انجو (منظوم پشتو)، معدن البیان فی ترجمۃ البیان (منظوم پشتو)، رزاد سحر (مجموعہ حمد و نعت پشتو)، نکلا د چمن (مجموعہ حمد و نعت پشتو)، دز زہ سکون (مجموعہ حمد و نعت پشتو)، حقیقی جانان ﷺ (مجموعہ حمد و نعت پشتو)، عربی جانان ﷺ (مجموعہ حمد و نعت پشتو) وغیرہ شامل ہیں۔ رب کریم سے دُعا ہے کہ اس کا قلم مزید علمی و فکری موتی بکھیرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور معاشرے کے کونا کون مسائل کے ساتھ ہی حمد و نعت پر طبع آزمائی کرتے ہوئے مزید طاقت و توانائی حاصل کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

بابائے حمد و نعت

مؤمن خان مؤمن (صدر پر مولو ادبی ٹولہ پر مولی صوابی)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا احمد علی جس کا نام علم و ادب کے اُن افراد میں کیا جاتا ہے جن کو مولانا کریم نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کا تعلق مردان کے ایک چھوٹے سیٹھ قبیلہ کے ایک متوسط مذہبی گھرانے سے ہے لیکن فن علمی صلاحیت اور نعتیہ کلام کی یگانگی اور ادبی خدمات کی وجہ سے پورے ملک پاکستان میں جانے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو آپ کی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان کی طرف تین دفعہ سند امتیاز دیا گیا۔ بظاہر مولانا صاحب ایک پرائمری ٹیچر ہے لیکن اپنی تبحر علمی، تدریسی اور ادبی خدمات اور صلاحیتوں کی بدولت بڑے بڑے علماء کرام اور سرکاری عہدوں پر مامور اعلیٰ حکام اُن کی قدر کرتے ہیں۔ آپ ایک اچھے فرض شناس اور ایماندار مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر و ادیب، مقرر، مؤرخ اور محقق بھی ہیں۔ آپ نے نظم و نثر میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کی تحقیق و تخریر کا مرکزی محور قرآن کریم سے لوگوں کو روشناس کرانا اور احادیث نبویہ سے تعلق جوڑنا ہے۔ حمد و نعت لکھنا آپ کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ موصوف کے بقول ہزار عوامی نظمیں لکھنے سے بہتر ہے کہ ایک حمدیہ یا نعتیہ کلام لکھا جائے یہی وجہ ہے کہ آپ کے حمدیہ و نعتیہ کلاموں کی تعداد بقول موصوف 1500 کے قریب ہیں۔ جو یقیناً ایک حیران کن امر ہے کسی کرامت سے کم نہیں۔ مولانا کو یا عصر حاضر کے بابائے حمد و نعت ہیں۔ یہ سب موصوف کی اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے خصوصی تعلق، عشق و محبت کی دلیل ہے۔ آپ کا انداز تدریس یکتا و منفرد ہے۔ تدریس اُردو کے وقت آپ کا اپنا ایک منفرد

وجدانگانہ انداز ہوتا ہے۔ آپ کئی کئی مصنف و مؤلف ہیں جن میں سے بعض کتب ملکی سلطح پر مقابلہ کتب میں سے اول انعام کی حقدار ٹھہری۔۔۔ موصوف انہی کتب کی بدولت صدارتی ایوارڈ یافتہ ہیں۔ یہ اعزاز مولانا احمد علی مردانی کے لیے مولانا کریم کا ایک خصوصی عطیہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی زندگی اور قلم میں اور بھی برکت عطا فرمائیں تاکہ علم و فن کا یہ چراغ اور بھی اپنی روشنی سے وطن عزیز کی گلی گلی ہر اک سمت روشن کر دیں۔ یا رب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پروفیسر حضرت زمان کی رائے کی نظر میں

محترم احمد علی مردانی ایک نوجوان اور تخلیقی ذہنیت رکھنے والا مصنف، شاعر اور مدرس ہے جو سرکارِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں مدح اور نعت شریف پر مشتمل کئی کتابوں کے مصنف ہے۔ پشتو زبان میں آپ کی کتابیں پڑھ کر بہت متاثر ہوا، اللہ کریم آپ کو لمبی زندگی دے تاکہ مدح سرائی کا یہ سلسلہ اس طرح جاری و ساری رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا احمد علی مردانی کی تصانیف کے بارے میں اظہارِ خیال

ڈاکٹر نور البصر امن (امن کور، تازہ گرام، تحصیل کاٹنگ ضلع مردان)

پشتو ادب میں پہلی دو کتابیں بایزید انصاری پیر روخان کی ”خیر البیان“، اور اخون درویزہ بابا کی ”مخزن الاسلام“، مذہبی موضوعات پر مشتمل تھی اور یہی سلسلہ آج تک مختلف شکل اور اصناف کی صورت میں جاری ہے اور یہ جاری بھی رہے گا کیونکہ پشتون اکثریت میں مسلمان صحیح العقیدہ لوگ ہیں۔ ہر مذہب کے پیروکار اپنی مذاہب کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھنا سعادت سمجھتا ہے۔ مسلمان بھی اسی عقیدے کے تحت مذہب کے حوالے سے کچھ نہ کچھ لکھنے کو ترجیح دیتا ہے۔ ہر ایک

موضوع پر لکھنے کے لیے اس پر دسترس حاصل کرنا ضروری ہے لیکن مذہب کے حوالے سے لکھنا انتہائی نازک معاملہ ہے۔ مذہب کے حوالے سے کسی موضوع پر قلم اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ اس موضوع کی تمام جہات اور سیاق و سباق سے مکمل طور پر نہ صرف واقفیت حاصل ہو بلکہ ان تمام علوم پر دسترس بھی ضروری ہے جو اس موضوع سے متعلق ہوں۔ مولانا احمد علی مردانی ان مصنفین اور مؤلفین میں سے ایک ہیں جو عالم اور فاضل مصنف، مؤلف اور شاعر ہے۔ حضرت نے دینی مروجہ علوم ایک مستند ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی سے حاصل کی ہیں، اور ایم اے عربی کی ڈگری عبدالولی خان یونیورسٹی مردان سے لے رکھی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کے شعبہ سے بھی وابستہ ہیں۔ سابقہ تمام پوس منظر کو بنیاد بنا کر مولانا صاحب نے مذہبی موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور پشتونوں کو پشتو زبان میں مذہبی معلومات، سیرت الرسول ﷺ، حمدیہ اور نعتیہ کلام پیش کی ہے۔ میری نظروں سے مولانا صاحب کی یہ آٹھ کتابیں گزری ہیں۔ (1) عربی جانان ﷺ (نعتیہ مجموعہ) (2) دزڑہ سکون (نعتیہ مجموعہ) (3) حقیقی جانان ﷺ (نعتیہ مجموعہ) (4) خکلا دچمن (نعتیہ مجموعہ) (5) رنوا دسحر (نعتیہ مجموعہ) (6) دموز تعلیم (نماز سے متعلق منظوم کتاب) (7) گلستہ دتجوید (علم تجوید سے متعلق منظوم کتابچہ) (8) سیرت الرسول ﷺ (پشتونوثر)۔۔۔۔۔ ان کتابوں میں چند ایسی باتیں کہ صاحب کتاب کو ممتاز کرتا ہے۔ ایک بات جو سب سے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ پشتو زبان میں مذہبی موضوعات پر مستند معلومات سے مزین کتب کی کمی ہے موصوف نے کافی حد تک اُس کمی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے، مولانا صاحب کی کتابیں پشتو کی مذہبی اثاثے میں قابل تعریف اضافہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کتابیں آسان لب و لہجے اور فصاحت کیساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ تیسری اہم بات یہ ہیں کہ تصنیفات اور تالیفات بالخصوص سیرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حوالہ جات سے مزین کرنا لائق تحسین امر ہے۔ میں مولانا صاحب کی اس

کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، داد و تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مستقبل میں اس طرح لکھنے کی اُمید کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مولانا صاحب کی قلم میں برکت سمیت حضرت کو عمر دراز عطا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دلنشین تحریر و شاعری

پروفیسر بہرام زخمی ڈھیری جو لکرام ملاکنڈ

مولانا احمد علی مردانی صاحب سے فیس بک کے ذریعے شناسائی ہوئی اور دل کو بہت پیارا لگا میں نے فیس بک پر مولانا صاحب کی جتنی تحریریں پڑھی ہیں میں اُن کی تحریروں کے معیار سے مطمئن ہوں اور خصوصاً مولانا موصوف کی شاعری ایک اعلیٰ علمی مقام رکھتا ہے۔ مولانا احمد علی صاحب ایک معروف علمی شخصیت ہے اس وجہ سے میں اُن کی شاعری کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں موصوف کی شاعری میں قوم کی اصلاح کے لیے بہت کچھ موجود ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا احمد علی صاحب کو صحت مند زندگی دیں تا کہ وہ اپنے اصلاحی مشن کو جاری رکھ سکے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا شاہین دیر صاحب کی رائے

مولانا احمد علی مردانی صاحب محترم منور بعشق رسول عربی ﷺ ہیں اس سے بڑی سعادت روئے زمین پر نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مولانا کو عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ آپ آنے والی نسلوں کے لیے ایک نمونہ خروار کے طور پر زندہ مثال ہو ایک چمکتا دھمکتا ستارہ ہو۔ اللہ کریم آپ کو سلامت رکھے علم و عمل اور زندگی میں برکت اور قبولیت سے نوازے آمین یا رب العالمین

خالد کمال سینئر نائب صدر اپٹا KPK کی رائے

الحمد للہ شاعر موصوف محترم جناب احمد علی صاحب نے اپنی قلم سے جس طرزِ شاعری کو چُنا ہے وہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں مدح سرائی ہے آپ اپنی قلم کی زور اس اپنی قلم کے باعث اس عظیم عمل کی بدولت کائنات کی عظیم لوگوں میں شامل ہوئے جن سے قُرب ہر کسی کی چاہت ہے۔ آپ ﷺ کی محبت دراصل اللہ تعالیٰ کی محبت ہے جو بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، موصوف کا حمدیہ و نعتیہ کلام، اُسکے لیے الفاظ کا چناؤ، منفرد اُسلوب اور سب سے بڑھ کر ادب و احترام کو تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوتے اظہارِ محبت یقیناً ایک عظیم عمل عمل ہے۔ جو روزِ محشر موصوف کی شفاعت، نجات کا سبب ضرور بنے گا (ان شاء اللہ) دُعا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت، صحبت ہمیں بھی نصیب ہو۔ آمین ثم آمین

یارب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتاب سیرت محمد رسول اللہ ﷺ پر تبصرہ

محمد عباس واصف ایم فل۔۔۔۔

یہ کتاب سیرتِ نبوی ﷺ پر لکھی گئی ہے۔ مصنف کی دوسری کتب کی طرح نہایت عمدہ اور عام فہم تحریر شدہ ہے۔ آپ نے یہ پشتو زبان میں مرتب کی ہے۔ کتاب چونکہ عام قاری کے استفادہ کے لیے مرتب کی گئی ہے اس لیے نہایت ہی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ یہ کتاب تقریباً ایک سو پچاس (150) پر صفحات پر مشتمل ہے۔ اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ واقعات کو انتہائی مختصر انداز میں نقل کرتے ہیں اور درمیان میں ان نکات کو چھوڑ دیتے ہیں جو ایک عام قاری کے لیے زیادہ اہم نہ ہوں۔ کتاب آپ نے ریسرچ جنرل کے انداز میں لکھا ہے۔ آپ روایات کے

آخذ کرنے میں بنیادی مآخذ کی طرف رجوع کرتے ہیں کبھی کبھی ٹاٹا نوئی مآخذ کو بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ بعض روایات میں صرف ٹاٹا نوئی مآخذ پر بھی اکتفا کرتے ہیں لیکن وہ بہت شاذ و نادر موجود ہیں۔ آپ صرف رائج قول کو ترجیح دیکر صرف اسی کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، کبھی کبھی اختلافی اقوال لکھ کر آپ قاری پر رائج قول و مرجوح کے اختیار کرنے کی ذمہ داری چھوڑ دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ یہ کتاب ایک پشتو پڑھنے والے عام قاری کے لیے انتہائی مفید ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ (مآخذ از مقالہ ایم فل۔۔۔ اسلام اور ہندومت میں انسانی حقوق کا تصور)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا احمد علی مردانی سے میری ملاقات

محمد عباس

ایم فل علوم اسلامیہ و فاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد

علماء کرام امت کا سرمایہ افتخار ہوتے ہیں، وہ اپنے عہد میں لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے بھرپور جدوجہد کرتے ہیں وہ درس و تدریس کے اہم شعبے سے منسلک ہونے کے ساتھ دینِ متین کی اشاعت و تبلیغ کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ ایک عالم دین اگر چہ اپنے دور کے لیے مفید تو ہوتے ہی ہیں تاہم اس سے آئندہ نسلیں استفادہ تب ہی حاصل کرتے ہیں جب وہ اپنے بعد ایسا ذخیرہ کتب کی شکل میں چھوڑے جس سے اپنے عہد کے ساتھ ساتھ بعد کے لوگ بھی مستفید ہوں، ورنہ ایسے جہاں العلم علماء کرام بھی گزرے ہیں جو تصنیف و تالیف سے منسلک نہ ہونے کی وجہ اب گننام ہیں اور شاید ہی کوئی انہیں جانتا ہو اس لیے لازم ہے کہ ایک عالم دین درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے شعبے سے بھی منسلک رہے۔۔۔ مولانا احمد علی

مردانی صاحب کا شمار بھی اُن گنے چنے علماء کرام میں ہوتا ہے جو نہ صرف اپنے دور کے لوگوں بلکہ آئندہ نسلوں کی ہدایت کا بھی سوچتے ہیں۔ ان سے میری ملاقات 2015ء میں ہوئی جب ان کی اور میری تقرری شعبہ تعلیم میں ایک ہی پوسٹ پر ہوئی۔ آپ انتہائی ملنسار اور عاجز مزاج انسان ہیں آپ سے جب بھی ملاقات ہوئی ہے یہی سوال ذہن میں گردش کر رہا ہوتا ہے کہ تین مرتبہ صدارتی ایوارڈ یافتہ شخص میں اتنی عاجزی یقیناً کوئی کرامت ہی ہے۔ آپ کی کتب کا مطالعہ کر کے آپ کی شخصیت کے بارے میں جو نقشہ ایک قاری نے بنایا ہوتا ہے آپ سے مل کر آپ کو اس کے برعکس پاتا ہے۔ آپ کی شخصیت کے بارے میں یہی کہہ سکوں گا کہ

اُن کی اُمیدیں قلیل۔۔۔ ان کی مقاصد جلیل

اُن کی نگاہِ دُفریب۔۔۔۔۔ ان کی ادا دِلنواز

رزم دمِ گفتگو۔۔۔۔۔ گرم دمِ جستجو

رزم ہو یا بزم ہو۔۔۔ پاک دل و پا کباز

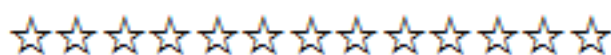
آپ کی تصانیف میں اکثر تصانیف پشتو زبان میں ہیں، نظم و نثر دونوں میں آپ کے الفاظ کا چناؤ قاری کو حیرت میں ڈال دیتا ہے، نثر میں بھی آپ کا اگر چہ ٹانی نہیں تاہم نظم میں آپ کو جو خدا داد ملکہ عطا کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں نعتیہ اشعار لکھے ہیں جن کی بدولت آپ کو تین مرتبہ صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ میں جب بھی آپ کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کرتا ہوں بے اختیار زبان پر یہ شعر گردش کرتا ہے کہ

کتاب ہاتھ میں رہتی ہے آنکھ لفظوں پر

خیال تیری گلی کا طواف کرتا ہے

یہ کیفیت نہ صرف میری ہوتی ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ آپ کے نعتیہ کلام کا ہر قاری اسی کیفیت میں مبتلا ہوگا۔ نعتیہ کلام کے علاوہ آپ نے متعدد موضوعات کو اپنے قلم سے جلا بخشی ہے۔ جن

میں قرآن کریم کے منتخب سورتوں کا منظوم ترجمہ، اور منظوم اصول احادیث رسول ﷺ الموسوم بہ ”تیسیر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ“ یقیناً کسی شاہکار سے کم نہیں۔ سیرت رسول ﷺ پر اگرچہ ہر زبان میں بہت زیادہ کام ہوا ہے تاہم پشتو زبان میں اس اہم موضوع پر انتہائی کم کام ہوا ہے۔ آپ نے پشتو میں ”سیرت محمد رسول اللہ ﷺ“ کے نام سے کتاب لکھ کر اپنے قلم کی روشنائی کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ یہ ایک عام فہم مختصر مگر انتہائی جامع کتاب ہے۔ آپ کی بیسیوں کتابیں ہیں جن میں ہر ایک بے مثل اور لاثانی ہے اور جنہیں پڑھ کر یہی دُعا زبان سے نکلتی ہے۔ ”اللہ کرے زور قلم اور زیادہ“



احمد علی مردانوی کے نعت اور محبت

ڈاکٹر قاضی حنیف اللہ حنیف بڈھنی پشاور

اکثر شعراء کرام نعت پاک لکھتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ سے محبت ہر مسلمان کا خاصہ ہے اور ایمان کامل کا جزء ہے اور یہ جذبہ ہر مسلمان کے خون میں شامل ہوتا ہے، لیکن یہ محبت اور جذبہ کسی کے دل میں جتنا زیادہ ہوتا ہے نعت پر تاثر ہوں گے اور قاری یا سننے والے دل کے دل پر زیادہ اثر کرے گا۔ احمد علی مردانوی صاحب کے نعت پڑھتے وقت مجھے بار بار یہ محسوس ہوا کہ آپ نے ہر نعت دلی محبت کے اظہار کے لیے لکھا ہے۔ آپ کے اکثر نعتوں میں یہ جذبہ واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ احمد علی مردانوی کے دل کا پیالہ حضور ﷺ کی محبت کی مے سے لبریز ہے جو ان کی نعتوں سے جھلکتا ہے اور قاری کے دل پر گہرا اثر کرتا ہے آپ نے نعت صرف نعت لکھنے اور کتاب شائع کرنے کی غرض سے نہیں لکھے بلکہ جیسا ذکر کیا گیا دلی جذبہ سے لکھے گئے ہیں۔ احمد علی مردانوی ایک معیاری اور بہترین انداز کا نعتیہ شاعر ہے آپ کا ہر نعت پاک ایک نئے

انداز اور جذبہ سے لکھا گیا ہے آپ کی نعتیہ کتب پشتو ادب کی دنیا میں قیمتی اور بے بہا اضافہ ہے، اللہ تعالیٰ احمد علی مردانوی کو لمبی اور پرسکون زندگی نصیب فرمائے کہ نعتیہ ادب کی گلستان کو خوبصورت پھولوں سے مالا مال کرتے رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بیس ہزار حمدیہ و نعتیہ اشعار ایک حقیقت

شاعر و ادیب عظیم محقق و مصنف موصوف محترم مولانا احمد علی مردانوی صاحب نے اپنی قلم سے جس طرز شاعری کو چننا ہے وہ یقیناً قابل ستائش ہے۔ مولانا موصوف حمد و نعت لکھنے میں کافی مہارت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے حمدیہ و نعتیہ کلاموں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہیں ایک اندازے کے مطابق بیس ہزار حمدیہ و نعتیہ اشعار لکھے ہیں اس بناء پر اگر مولانا کو بابائے حمد و نعت کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ آپ کی حمدیہ و نعتیہ شاعری کی پانچ کتابیں طباعت کے مراحل سے گزر چکی ہیں اور ایک کتاب طباعت کے مراحل میں ہے نیز اسلامی فنون کو شاعری میں منتقل کرنا یقیناً ہر کسی کے بس کی بات نہیں مولانا نے علم تجوید، علم النحو، اصول احادیث وغیرہ کو اشعار کا جامہ پہنایا ہے جو یقیناً پشتو ادب میں ایک انکو کھا قدم ہے۔ آپ نے سب سے پہلے معدن البیان فی ترجمۃ القرآن کے نام پشتو ترجمہ قرآن شائع کرایا آپ ان کمالات کی بدولت ان لوگوں میں شامل ہیں جن کا ذکر صدیوں میں کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بشکریہ ----- روزنامہ آئین پشاور

24 فروری 2022ء

**Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library**